سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP. 10 ایس سی آر

یونائیٹڈ انڈیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ

بنام

میسرز کرن کمبرز اور اسپنرز

8/دسمبر 2006

(جی۔پی۔ماتھر اور اے۔کے۔ماتھر، جسٹسز)

صارف کے تحفظ کا قانون، 1986 - معاوضے کا دعویٰ - بیمہ کنندہ کی ذمہ داری - عمارت کے حوالے سے سیلاب کے خطرے کا احاطہ کرنے والی فائر پالیسی۔ دعوے کو مسترد کرنا اس بنیاد پر کہ عمارت کا گرنا ساختی نقص کی وجہ سے ہوا جو ''سبسائڈنس'' (زمین بیٹھنے) کا نتیجہ تھا اور یہ پالیسی میں شامل نہیں۔ اس کا جواز۔ فیصلہ: پالیسی میں سبسائڈنس کے لیے کوئی اخراجی شق موجود نہیں تھی۔ سبسائڈنس پالیسی میں شامل تھا۔ بیمہ کنندہ نے عمارت کو اعلیٰ درجے کی تعمیر قرار دیا تھا۔ نقصان کی وجہ سیلابی پانی تھا، اس لیے بیمہ کنندہ معاوضہ دینے کا پابند ہے۔

جواب دہندہ کمپنی نے اپیل کنندہ انشورنس کمپنی سے ایک سال کے لئے اپنی عمارت، مشینری اور اسٹاک کے لئے سیلاب کے خطرے کا احاطہ کرنے والی فائر پالیسی لی۔ بڑے پیمانے پر نقصان ہوا۔ سیلاب سے جواب دہندہ کی تعمیر۔ مدعا علیہ نے نقصان کا دعویٰ کیا۔ اپیل کنندہ کے ذریعہ مقرر کردہ سروے رنے نقصان کا تخمینہ مدعا علیہ کے دعوے کے نصف کے طور پر لگایا۔ تاہم، انہوں نے سفارش کی کہ چونکہ عمارت گرنے کی وجہ سے ساختی خرابی کی وجہ سے گر گئی تھی جسے بیمہ شدہ نے نہیں لیا تھا اور اس طرح بیمہ کنندہ ذمہ دار نہیں تھا۔ درخواست گزار نے اس دعوے کو مسترد کر دیا۔ مدعا علیہ نے ہرجانے کا دعویٰ کرتے ہوئے درخواست دائر کی۔

نیشنل کمیشن نے شکایت کنندہ کے دعوے کا فیصلہ کیا جیسا کہ سروے کرنے والے نے جائزہ لیا تھا۔لہٰذا موجودہ اپیل۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت

فیصلہ:1.1۔گراوٹ کا مطلب ہے" زمین کے کسی علاقے میں آہستہ آہستہ ڈوبنا یا ڈوبنا"۔ایک مل سے دعویدار کی فیکٹری کے احاطے میں پانی بھر جانے کی وجہ سے زمین منہدم ہوگئی جس کے نتیجے میں عمارت کا ایک ستون منہدم ہوگیا۔پالیسی میں اخراج کی شق 8 اخراج سے متعلق ہے۔اگر ان واقعات کی وجہ سے کوئی نقصان ہوتا ہے تو پالیسی اس نقصان کا احاطہ نہیں کرے گی۔شق نمبر 8 (بی) میں صرف طوفان، طوفان، طوفان، طوفان، طوفان، سیلاب اور طغیانی کی بات کی گئی ہے۔شق 8 واضح طور پر ظاہر کرے گی کہ کمی کے لئے کوئی خارجی شق نہیں ہے۔یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ سروے کرنے والے نے" کمی" کا لفظ کہاں سے لایا ہے، حالانکہ شق 8 جس میں خاص طور پر اخراج کے بارے میں بات کی گئی ہے، میں کمی جیسی کسی چیز کا ذکر نہیں ہے۔یہ پالیسی سیلاب اور طغیانی کے لئے احاطہ کی جاتی ہے جس کے لئے دعویدار کو اضافی پریمیم ادا کر کے کور کیا جاتا ہے،لہٰذا، یہ دلیل برقرار نہیں رکھی جاسکتی ہے کہ پالیسی نے گراوٹ کا احاطہ نہیں کیا ہے۔اس بنیاد پر اپیل کنندہ کی جانب سے دعویدار کے دعوے کی تردید درست معلوم نہیں ہوتی۔

(406،بی ڈی؛ 407-اے-سی)

2.1۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ عمارت کے کالم نمبر 3 کی ناقص تعمیر کی وجہ سے عمارت منہدم ہوئی۔عام طور پر جب کمپنی کسی فیکٹری کا انشورنس کرواتی ہے تو ان کے افسران اور انجینئرز عمارت کا معائنہ کرتے تھے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ تعمیر میں کوئی نقص ہے یا تعمیر ناقص معیار کی ہے۔فوری صورت میں کمپنی نے تصدیق کی کہ یہ فرسٹ کلاس کنسٹرکشن ہے، پھر کسی نقص کی وجہ سے جس پر کمپنی کی جانب سے توجہ نہیں دی گئی،اس نقص پر کمپنی کو کوئی فائدہ نہیں دیا جاسکتا۔مزید یہ کہ ناقص ڈھانچے یعنی کالم نمبر 3 کی وجہ سے عمارت منہدم ہوگئی ہے۔فیکٹری کے احاطے میں پانی بھر جانے کی وجہ سے نام نہاد نقص بڑھ گیا تھا، اگر سیلاب کا پانی فیکٹری میں داخل نہ ہوتا تو شاید 12 سال تک اچھی رہنے والی تعمیرات طویل عرصے تک جاری رہتی۔عمارت کے ستون نمبر 3 کو پہنچنے والے نقصان کی وجہ سیلاب کا پانی تھا۔لہٰذا، کمپنی سیلاب کی وجہ سے عمارت کے گرنے کے دعویدار کو معاوضہ دینے کی

ذمہ داری سے بچ نہیں سکتی ہے۔ لہٰذا نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈرسل کمیشن کا موقف درست ہے اور پوری طرح سے جائز ہے اور اس حکم میں مداخلت کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔(407-سی-ایچ)

سول اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: سول اپیل نمبر 9128 آف 2003۔

نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈرسل کمیشن، نئی دہلی کے 18-7-2003 کے حتمی فیصلے اور حکم سے 1994 کی اصل درخواست نمبر 74 میں۔

درخواست گزار کی طرف سے وشنو مہرا اور بی کے ستیجا۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایس کے ڈھولکیا اور سمتا ہزاریکا۔

عدالت کا فیصلہ کس نے سنایا

جسٹس اے کے ماتھر نے کہا کہ یہ اپیل نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈرسل کمیشن، نئی دہلی کی جانب سے 18 اپریل 2003 کو اصل درخواست نمبر 74 / 1994 میں دیے گئے حکم کے خلاف ہے۔

اس اپیل کو جنم دینے والے مختصر حقائق یہ ہیں:

مدعا علیہ/شکایت کنندہ میسر کرن کمبرز اینڈ اسپنرز نے یونائیٹڈ انڈیا انشورنس کمپنی کی جانب سے خدمات میں کوتاہی کا الزام لگاتے ہوئے اپنی شکایت درج کرائی۔ شکایت کنندہ/ مدعا علیہ کا معاملہ یہ تھا کہ انہوں نے یونائیٹڈ انڈیا انشورنس کمپنی (اس کے بعد اسے 'کمپنی' کہا جاتا ہے) سے اپنی عمارت اور اسٹاک کا بیمہ کروایا تھا۔ مدعی نے 1993.1.11 سے 1994.1.10 تک اپنے اسٹاک (بلڈنگ 25 لاکھ روپے، مشینری 40 لاکھ روپے، اسٹاک 25 لاکھ روپے اور فرنیچر/فکسچر لاکھ روپے) کے لئے ایک درست فائر پالیسی رکھی تھی۔ اس پالیسی نے سیلاب کے خطرے کا احاطہ کرنے کے لئے بھی توثیق کی۔ شہر میں موسلا دھار بارش اور سیلاب کی وجہ

سے 24 جولائی 1993 کو شام 7.45 بجے کے قریب بیمہ شدہ املاک سیلاب سے متاثر ہوئیں جس سے عمارت، مشینری اور اسٹاک کو نقصان پہنچا۔ اس واقعہ کی اطلاع کمپنی کو 25 جولائی 1993 کو دی گئی اور 27 جولائی 1993 کو ایف آئی آر درج کی گئی۔ مدعاعلیہ دعویدار نے جولائی 1993 میں کمپنی سے 20,03,842 روپے کا دعویٰ کیا۔ کمپنی کی جانب سے مقرر کردہ میسرز وج انجینئر انٹرپرائز نے اپنا ابتدائی سروے کیا اور 29 جولائی 1993 کو ایک رپورٹ پیش کی۔

دوسرا سروے یا میسرز میتا میرین اور جنرل سروے ایجنسیاں پرائیویٹ۔ لمیٹڈ نے بھی احاطے کا دورہ کیا اور 14 ستمبر 1993 کو اپنی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ میسرز میتا میرین نے 90.10,13,571 روپے کے نقصان کا تخمینہ لگایا۔ تاہم، اس کے ساتھ ہی میسرمیتا میرین سروے رنے سفارش کی کہ اس معاملے میں انشورنس کمپنی کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے کیونکہ عمارت گرنے کی وجہ سے ڈھانچہ جاتی خرابی کی وجہ سے گر گئی تھی جس کا پالیسی میں احاطہ نہیں کیا گیا تھا۔ دعویدار کی طرف سے 1993.12.4 کو ایک قانونی نوٹس جاری کیا گیا تھا اور کمپنی نے دوسرے سروے ریعنی میسرز میتا میرین کی رپورٹ کی بنیاد پر 1994.1.7 کو اس دعوے کو مسترد کر دیا تھا۔ مدعاعلیہ کے دعوے کو مسترد کرنے سے ناراض ہو کر نئی دہلی کے نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈرسل کمیشن میں ایک اصل عرضی نمبر 74 / 1994 دائر کی گئی تھی جس میں مذکورہ بالا نقصانات کا دعویٰ کیا گیا تھا۔

کمپنی کی جانب سے اس دعوے کو چیلنج کیا گیا تھا۔ درخواست گزار نے یہاں سروے رکی طرف سے دی گئی رپورٹ کی بنیاد پر اور ان کی درخواست یہ تھی کہ عمارت کے کالم نمبر 1 میں ساختی نقائص کی وجہ سے عمارت کو ہونے والا نقصان اور نقصان، گراوٹ مذکورہ پالیسی کی ایک مخصوص توسیع ہے جس کا کمپنی نے بیمہ نہیں کیا تھا۔ سروے رکی رپورٹ کا متعلقہ اقتباس درج ذیل ہے:

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ نقصان اور نقصان کالم نمبر 1 کی ناکامی کی وجہ سے ہوا ہے جو شاید اس کی اپنی ساختی ناکامی یا اس کے ڈوبنے/جھکنے کی وجہ سے ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ غیر معمولی طور پر بوجھ بن گیا ہے اور اس طرح تناؤ میں گر گیا ہے۔ بیمہ شدہ افراد کو فلڈ اینڈسٹ کے ساتھ ایس ٹی ایف پی 'سی' کے تحت شامل کیا جاتا ہے۔ سبسڈی مذکورہ پالیسی کی ایک مخصوص توسیع ہے، جسے

بیمہ شدہ کے ذریعہ نہیں لیا گیا ہے۔ اس طرح ہمیں یہ کہتے ہوئے افسوس ہے کہ ناکامی کی اصل وجوہات میں سے کوئی بھی موجودہ کور سے مطابقت نہیں رکھتی ہے. مندرجہ بالا کے پیش نظر، ہم دیکھتے ہیں کہ مذکورہ بالا معاملے میں بیمہ کنندگان کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بیمہ شدہ انشورنس کمپنیوں سے مرمت کی اجازت مانگ رہا تھا۔ ہم نے اپنے دوروں کے دوران بیمہ شدہ کو مطلع کیا تھا کہ وہ اپنی ذاتی حیثیت میں مرمت کریں گے اور یہ کہ بیمہ کنندگان کسی بھی طرح سے اس میں ملوث نہیں ہیں کیونکہ ذمہ داری قبول نہیں کی گئی تھی۔

مدعا علیہ اور شکایت کنندہ کی جانب سے جواب داخل کر کے اس رپورٹ کی تردید کی گئی۔ فریقین کو سننے کے بعد قومی کمیشن اس نتیجے پر پہنچا کہ کمپنی کی جانب سے دعوے کی تردید ضروری نہیں ہے اور انہوں نے شکایت کنندہ کے دعوے کو دوسرے سروے رکی سفارش کے مطابق 10,13,571.90 روپے کی توسیع کا حکم دیا۔

این سی ڈی آر سی، نئی دہلی کی جانب سے 18 جولائی 2003 کو جاری کیے گئے حکم سے ناراض کمپنی کی جانب سے موجودہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

درخواست گزار کے وکیل نے کہا کہ یہ سچ ہے کہ یہ ایک فائر پالیسی ہے اور اپیل کنندہ نے سیلاب کے خطرات کا بھی احاطہ کیا ہے لیکن پالیسی میں کمی کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے۔ لہٰذا درخواست گزار کے وکیل نے اس بات کا جواز پیش کرنے کی کوشش کی کہ چونکہ پالیسی میں کمی کا احاطہ نہیں کیا گیا تھا اور جیسا کہ سروے کرنے والے نے نشاندہی کی تھی، مدعا علیہ معاوضے کا حقدار نہیں ہے۔ درخواست گزار کے وکیل نے یہ بھی کہا کہ جیسا کہ سروے کرنے والے نے نشاندہی کی تھی کہ تیسرا استون جس پر عمارت تعمیر کی گئی تھی وہ مناسب طریقے سے تعمیر نہیں کیا گیا تھا اور اس وجہ سے اس ستون کے جھکنے کی وجہ سے پوری عمارت منہدم ہوگئی تھی اور اس طرح کمپنی ساختی خرابی کی وجہ سے دعویدار مدعا علیہ کو معاوضہ دینے کی حقدار نہیں تھی۔ اس کے برعکس مدعا علیہ کے وکیل نے موقف اختیار کیا کہ کمپنی نے عمارت کو فرسٹ کلاس کنسٹرکشن کا سرٹیفکیٹ دیا ہے اور کمپنی کی جانب سے کسی نقص کی نشاندہی نہیں کی گئی اور کہ وہ نوروولن ملز کی جانب سے سیلاب کا پانی داخل ہونے کی وجہ سے عمارت منہدم ہوگئی۔ درخواست میں موقف اختیار کیا گیا کہ عمارت کا منہدم ہونے کی وجہ کہ وہ نوروولن ملز کی جانب سے سیلابی پانی داخل

ہونا تھا نہ کہ سڑک سے آنے والے سیلابی پانی کی وجہ سے۔اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی کہ پالیسی میں کمی کو چھپانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور اس لئے قومی کمیشن نے دعویدار مدعاعلیہ کے دعوے کو درست قرار دیا ہے۔ ہم نے پارٹیوں کی حریف درخواستوں پر غور کیا ہے۔ یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ دعویدار کو 1993.1.11 سے 10.1.1994 تک کور کیا گیا تھا۔اور 1993.7.24 کو سیلاب آیا اور عمارت کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ پالیسی کے مطابق 20 فیصد اضافی پریمیم یعنی 500 روپے کی ادائیگی پر سیلاب، طوفان اور طوفان کے لئے فائر پالیسی کا احاطہ کیا جاتا ہے۔لہذا، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یہ واقعہ پالیسی کی کوریج کے دوران ہوا ہے اور نقصان کی وجہ عمارت میں پانی کا سیلاب ہے. درخواست گزار کے فاضل وکیل نے بنیادی دلیل جس پر توجہ دی ہے وہ یہ تھی کہ کمپنی نے گراوٹ کا احاطہ نہیں کیا ہے۔گراوٹ کا مطلب ہے "زمین کے کسی علاقے میں آہستہ آہستہ ڈوبنا یا ڈوبنا"۔لیکن کو نوروولن ملز کے دعویدار کی فیکٹری کے احاطے میں پانی بھر جانے کی وجہ سے زمین منہدم ہوگئی جس کے نتیجے میں عمارت کا ایک ستون منہدم ہوگیا۔سوال یہ ہے کہ کیا پالیسی میں کمی کا احاطہ کیا گیا تھا یا نہیں۔اس سلسلے میں، پالیسی کی شرائط کا حوالہ دیا جاسکتا ہے. پالیسی کی شق 8 ان پابندیوں سے متعلق ہے جن کا اگر ان واقعات کی وجہ سے کوئی نقصان ہوتا ہے تو پالیسی اس کا احاطہ نہیں کرے گی۔ پالیسی میں شامل اخراج کی شق 8 درج ذیل ہے:

8۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی بھی واقعہ کے براہ راست یا بالواسطہ طور پر یا اس کے نتیجے میں ہونے والا کوئی نقصان یا نقصان یعنی،

(أ) زلزلہ، آتش فشاں پھٹنا، یا فطرت کے دیگر جھٹکے۔

(ب) طوفان، طوفان، طوفان، طوفان، طوفان، طوفان، سیلاب اور طغیانی۔

(ت) جنگ، حملہ، غیر ملکی دشمن کی کارروائی، دشمنی یا جنگی کارروائیاں (چاہے جنگ کا اعلان کیا جائے یا نہ کیا جائے)، خانہ جنگی۔

(د) بغاوت، شہری ہنگامہ آرائی جو عوامی طور پر بڑھتی ہوئی، فوجی بغاوت، بغاوت، فوجی یا غاصب اقتدار کے برابر یا اس کے برابر ہو۔

(ج) جنگلی جھاڑیوں اور جنگلوں کو جلانا، چاہے حادثاتی ہو یا دوسری صورت میں، اور آگ کے ذریعے زمینوں کو صاف کرنا۔

کسی بھی کارروائی، مقدمے یا دیگر کارروائی میں جہاں کمپنی یہ الزام عائد کرتی ہے کہ مذکورہ بالا اخراج کی دفعات کی وجہ سے کوئی نقصان یا نقصان اس انشورنس کے ذریعہ احاطہ نہیں کیا گیا ہے، اس طرح کے نقصان یا نقصان کا احاطہ کرنے کا بوجھ بیمہ شدہ پر ہوگا۔

مذکورہ بالا شق کا مطالعہ کرنے سے واضح طور پر پتہ چلے گا کہ تخفیف کے لئے کوئی خارجی شق نہیں ہے۔ شق نمبر 8 (بی) میں صرف طوفان، طوفان، طوفان، طوفان، طوفان، سیلاب اور طغیانی کی بات کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا واقعات میں سے کسی میں بھی کمی شامل نہیں ہے۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ سروے کرنے والے نے "کمی" کا لفظ کہاں سے لایا ہے، حالانکہ شق 8 جو خاص طور پر اخراج کے بارے میں بات کرتی ہے، میں کمی جیسی کسی چیز کا ذکر نہیں ہے۔ یہ پالیسی سیلاب اور طغیانی کے لئے احاطہ کی گئی ہے جس کے لئے دعویدار کو اضافی پریمیم ادا کر کے کور کیا جاتا ہے، لہذا، اب یہ کہنا کہ پالیسی نے کمی کا احاطہ نہیں کیا ہے، جو موجودہ پالیسی کی شق نہیں ہے، برقرار نہیں رہ سکتا ہے۔ لہذا، اس بنیاد کی بنیاد پر، اپیل کنندہ کی طرف سے دعویدار کے دعوے کو مسترد کرنا مناسب نہیں لگتا ہے۔ اگر یہ شق ہوتی کہ اگر عمارت کے ڈوبنے اور گرنے کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے تو شاید یہ کمپنی کو بچانے کے لئے آتا لیکن چونکہ اخراج کی شق میں کمی کا کوئی ذکر نہیں ہے، لہذا، درخواست گزار کمپنی اور سروے کرنے والے نے اس دعوے کو شکست دینے کے لئے یہ بنیاد اختیار کی ہے، بالکل غیر ضروری ہے۔

اب آتے ہیں کہ عمارت کے کالم نمبر 3 کی ناقص تعمیر کی وجہ سے عمارت کے منہدم ہونے کے اگلے سوال کی طرف آتے ہیں، وہاں بھی یہ پیش کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ درحقیقت کمپنی نے تصدیق کی ہے کہ اس عمارت میں فرسٹ کلاس کنسٹرکشن ہے۔ عام طور پر جب کمپنی کسی فیکٹری کا انشورنس کرواتی ہے تو ان کے افسران اور انجینئرز عمارت کا معائنہ کرتے تھے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ تعمیر میں کوئی نقص ہے یا تعمیر ناقص معیار کی

ہے۔موجودہ صورت حال میں کمپنی نے تصدیق کی کہ یہ فرسٹ کلاس کنسٹرکشن ہے، پھر کسی نقص کی وجہ سے جس پر کمپنی کی جانب سے توجہ نہیں دی گئی، اس نقص پر کمپنی کو کوئی فائدہ نہیں دیا جا سکتا۔مزید یہ کہ موجودہ معاملے میں، جیسا کہ نشاندہی کی گئی ہے کہ ناقص ڈھانچے یعنی کالم نمبر 3 کی وجہ سے عمارت منہدم ہوگئی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ فیکٹری 12 سال سے زیادہ عرصے سے موجود ہے اور یہ سیلاب کا پانی فیکٹری میں داخل ہونے کی وجہ سے ہے جس کی وجہ سے یہ نقصان ہوا ہے۔فیکٹری کے احاطے میں پانی بھر جانے کی وجہ سے نام نہاد نقص بڑھ گیا تھا، اگر سیلاب کا پانی فیکٹری میں داخل نہ ہوتا تو شاید 12 سال تک اچھی رہنے والی تعمیرات طویل عرصے تک جاری رہتی۔عمارت کے ستون نمبر 3 کو پہنچنے والے نقصان کی وجہ سیلاب کا پانی تھا۔لہذا، کمپنی سیلاب کی وجہ سے عمارت کے گرنے کے دعویدار کو معاوضہ دینے کی ذمہ داری سے بچ نہیں سکتی ہے۔مندرجہ بالا بحث کے نتیجے میں، ہماری رائے ہے کہ نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈرسل کمیشن کا نقطہ نظر درست ہے اور مکمل طور پر جائز ہے اور اس حکم میں مداخلت کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔اس طرح، اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

این جے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document